وفاق المدارس کی قیادت پر علماء ومدارس کا اظہار اعتماد

مدیر کے قلم سے

پاکستان کے دینی مدارس کی سب سے بڑی اور موثر تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کا اجلاس اپریل 2010ء ملتان میں منعقد ہوا، جس میں صدر وفاق المدارس شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم اور ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب زید مجدہ کو حسب سابق آئندہ پانچ سال کے لئے متفقہ طور پر بالترتیب صدارت اور نظامت کے لئے منتخب کیا گیا، ہر چند کہ حضرت صدر الوفاق نے اپنی پیرانہ سالی، ضعف اور دیگر مصروفیات کی بناء پر معذرت کرلی تھی، اسی طرح حضرت ناظم اعلیٰ وفاق نے بھی معذرت کرلی تھی لیکن شوریٰ اور عاملہ کے ارکان کی متفقہ رائے تھی کہ سر دست وفاق المدارس کو اس سے بہتر قیادت میسر نہیں آسکتی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہم صاحب گزشتہ ۲۵ سال سے وفاق المدارس کی صدارت کی یہ گراں بار ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ اور ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری گزشتہ ۱۳ سال سے پاکستان کے دینی مدارس کی ترجمانی اور نمائندگی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں..... آج سے چند سال قبل ہم نے اپنے ایک کالم میں وفاق المدارس کی اہمیت اور اس کی قیادت سے متعلق لکھا تھا:

"وفاق المدارس، پاکستان میں ایک ایسا تعلیمی اور نظریاتی پلیٹ فارم ہے، جہاں اہل حق کے ایک ہی مکتب فکر کی وہ تمام جماعتیں اور شاخیں آکر جمع ہوجاتی ہیں جن کا ہدف ومقصد تو ایک ہے لیکن اس کے حصول اور اس ہدف تک پہنچنے کے لئے طریقہ کار اور راستوں کا انتخاب مختلف ہے، یہی وجہ ہے کہ وفاق المدارس کو اہل حق کی مختلف شاخوں سے تعلق رکھنے والے کارکن، صرف ایک تعلیمی بورڈ ہی نہیں بلکہ وہ اسے اپنی نظریاتی تمناؤں کا مرکز اور اپنی تعلیمی وتربیتی راہوں کا محور ومحافظ سمجھتے ہیں اور وفاق المدارس کی قیادت نے بھی ہمیشہ اسے تعلیمی اور تربیتی دائرے میں رکھا اور اہداف کے حصول کیلئے راہوں کے انتخاب میں جو

اختلاف ونزاع کی شکلیں پیدا ہو جاتی ہیں، ان سے بالا ہو کر بنیادی سطح پر اپنا کام جاری رکھا..... وفاق المدارس کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے جس مؤمنانہ بصیرت، جس درد ومحنت اور جس سنجیدگی وعزم وجرأت کے ساتھ علمی ذوق سے بہرور اور مؤثر مدارس کے باوقار علماء کی ملک گیر مجلس عاملہ کے مشوروں اور تعاون اور ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کی فعال رفاقت سے گزشتہ بیس سالوں میں جس طرح سے اسے اٹھایا اور بڑھایا، اس کا ثمرہ آج ہم سب کے سامنے ہے کہ..... "مدرسہ" اس وقت طاغوتی قوتوں کی نگاہِ انتقام کا کھٹکتا کانٹا ہے، انہیں یہ حقیقت معلوم ہے کہ اسلام کے سرمدی نغموں کے ساز یہیں بنتے، سنورتے ہیں، اسلام کے لئے دھڑکنے والے دلوں کی پرورش یہیں ہوتی ہے، اللہ کی کبریائی کے صداکار یہیں تربیت پاکر ظلمت کدوں کو لرزاتے ہیں، اور دین رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسبان یہاں سے اٹھ کر بتانِ آزری پر وار کرتے ہیں..... اس پس منظر میں دنیا میں مدارس کی سب سے بڑی اور سب سے مؤثر اور فعال تنظیم کو وہ اپنے لئے بے تاب بجلی سے کم خطرناک نہیں سمجھتیں۔"

پاکستان کے دینی مدارس جس حریت، جس آزادی اور جس معیار کے ساتھ اسلامی علوم کی نشر واشاعت، تعلیم وتعلم اصلاح وتربیت کا کام کر رہے ہیں، پورے عالم اسلام میں اس کی کوئی دوسری نظیر نہیں، یہ مدارس نہ صرف یہ کہ علوم نبوت کے ماہرین اور رجالِ کار پیدا کر رہے ہیں بلکہ دینِ اسلام کے عملی نفاذ کے لئے اپنے ابناء کو جذبہ سرشاری بھی عطا کر رہے ہیں..... غالباً اس بناء پر بیرون ممالک کے طلبہ کے لئے ان مدارس میں حصول علم کے راستوں کو بڑا مشکل بنا دیا گیا ہے۔

دینی مدارس کے دائرہ اثر کو ختم یا کم کرنے کے لئے ایک طویل عرصے سے ہمہ جہت منصوبے بنائے جا رہے ہیں اور گزشتہ آٹھ دس سال اس حوالے سے بڑے بھاری رہے ہیں، افغانستان میں سقوط طالبان کے بعد پاکستان کے دینی مدارس، اپنی تاریخ کے بڑے مشکل دور میں تھے، دشمنوں کا ہدف پاکستان کے دینی مدارس کو سبوتاژ کرنا تھا لیکن وفاق المدارس کی قیادت اور مجلس عاملہ نے جس بالغ نظری فہم وتدبر اور حکمت وبصیرت کے ساتھ، مدارس دینیہ کے تشخص کو باقی رکھا اور مدارس کے نصاب ونظام اور ان کی تعلیم وتربیت کا جس طرح تحفظ کیا، وہ قابل رشک وتقلید ہے۔

دشمنوں کی ایک کوشش یہ رہی ہے کہ مدارس سے اشتعال انگیزی کی مختلف صورتیں سامنے لائی جائیں، جنہیں بہانہ بنا کر مدارس کے خلاف کارروائی کی جا سکے، اس طرح کہ اولاً میڈیا کے ذریعے انہیں عام کر کے رائے عامہ میں نفرت پیدا کی جائے اور پھر براہ راست ان مدارس کو نشانہ بنایا جائے..... اس خطرناک سازش سے وفاق المدارس کی قیادت اور مجلس عاملہ مدارس کو آگاہ کرتے رہے اور یہ پالیسی دیتے رہے کہ بغیر کسی اشتعال کے مدارس کو مکمل احتیاط اور خاموشی کے ساتھ تعلیم وتربیت کے بنیادی کام میں لگے رہنا چاہئے اور کوئی ایسا موقع نہیں دینا چاہئے جس سے دشمن فائدہ اٹھا سکیں، دشمنوں کا یہ سازشی سلسلہ ایک عرصے سے چل رہا ہے۔

وفاق المدارس کے اکابر یہ پالیسی بھی دیتے رہے ہیں کہ آج کل میڈیا کا دور ہے اور نظروں میں آنے والا کام عموماً بڑی سازشوں کا شکار ہو جاتا ہے اس لئے خاموشی کے ساتھ نام و نمود اور نمائش کے بغیر اپنے کام میں مصروف رہنا چاہئے، لال مسجد کی انتظامیہ کے چھوٹے چھوٹے واقعات کو میڈیا نے جس طرح بتنگڑ بنا کر پیش کیا اور اس کا جو نقصان ہوا، وہ سب کے سامنے ہے...... ویسے بھی تعلیم و تربیت کا کام سکون اور گوشہ عافیت چاہتا ہے، اسے میڈیا کے شور و غوغا سے دور رکھ کر صحیح طریقے سے انجام دیا جا سکتا ہے۔

موجودہ حالات کے پیش نظر، وفاق المدارس کے اکابر کچھ عرصے سے فکر مند ہیں کہ دیوبند مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کو بعض بنیادی اہداف اور مشترکہ مقاصد کے لئے وفاق المدارس کے طرز کی ایک ایسی تنظیم اور جماعت ہونی چاہئے جس کے سایہ میں سب جمع ہو سکیں۔ اس سلسلے میں ملک گیر سطح کا ایک اجلاس ۱۸ جنوری ۲۰۱۰ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی میں اور دوسرا اجلاس ۱۴/اپریل ۲۰۱۰ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں ہوا۔ دیوبند مکتب فکر سے تعلق رکھنے والی مختلف جماعتیں اور تنظیمیں ہیں، ان کے سیاسی، معاشرتی، سماجی اور مذہبی حوالے سے مختلف ترجیحات ہیں اور ان کی اساسی پالیسیوں کے رجحانات بھی مختلف ہیں اور ظاہر ہے ہر جماعت اور تنظیم اسی راہ پر پیش قدمی کر رہی ہے جس کی رہنمائی اس کی بنیادی پالیسیاں کرتی ہیں، ان مختلف نجی اور جزوی فروعی مقاصد کی حامل تنظیموں اور جماعتوں کو ایک دوسرے میں ضم کرنا عملی لحاظ سے تقریباً ناممکن بھی ہے اور غیر ضروری بھی...... البتہ بعض اہم بنیادی اہداف سب کے درمیان مشترک ہیں، وطن عزیز کے اندر اسلام کے کلمہ کی سر بلندی، سب کا مشترکہ ہدف ہے، طاغوتی قوتوں سے اس کی حفاظت اور پوری آزادی و حریت کے ساتھ اپنے داخلی اور خارجی امور کے فیصلے سب کا مشترکہ ہدف ہیں، بے حیائی اور فحاشی کے سامنے بند باندھنا اور معاشرے کو اس کے زہریلے اثرات سے بچانا سب کا مشترکہ ہدف ہے، نظام تعلیم کو ایک مسلمان ملک کے نظام تعلیم و تربیت کے شایان شان رکھنا سب کا مشترکہ ہدف ہے، اس ملک کے قانون اور آئین کو غیر اسلامی ترامیم سے محفوظ رکھنا اور اسے قرآن و سنت کے مطابق بنانا سب کا مشترکہ ہدف ہے۔ ان مشترکہ اہداف کے حصول کے راستے میں بسا اوقات ان جماعتوں کی وہ باہمی تلخیاں اور رنجشیں حائل ہو جاتی ہیں جو جزوی مقاصد کے اختلاف سے عام طور پر پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے متنازع اور متفقہ شخصیات کی سرپرستی اور نگرانی میں ایک ایسی تنظیم کے قیام کی ضرورت ہے جس کے سایہ میں یہ سب جماعتیں جمع ہو سکیں اور مشترکہ اہداف و مقاصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے کے دست و بازو بن سکیں، اس طرح اس منزل کی طرف سفر کی رفتار بڑھ سکے گی جس کے لئے یہ مملکت حاصل کی گئی، جس کے لئے ان گنت مسلمانوں نے قربانیاں دیں اور جس کے لئے نہ جانے سرفروشوں کے کتنے قافلے آئے اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے:

بلبل ہمہ تن خون شد، و گل شد ہمہ تن داغ   اے وائے بہارے! اگر ایں است بہارے!

☆☆☆